



سوال

(162) غائبانہ نماز جنازہ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک مسلمان سفر میں مر گیا، اس کے انتقال کی خبر سن کے سننے والے کو نماز غائب موتی کی پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

غائب پر نماز جنازہ پڑھنا درست ہے، اس لیے کہ جب نجاشی جشہ کے بادشاہ نے جشہ میں انتقال کیا تھا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں اُس پر جنازہ کی نماز پڑھی ہے جیسا کہ صحیح بخاری مع فتح الباری (س 1/689 مطبوعہ دہلی) میں ہے:

ن ابی ہزیرۃ رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی النجاشی فی الیوم الذی مات فیہ، وخرج یم علی انصطی فصف یم، وکبر علیہ اذ نع تکبیر اب. [1]

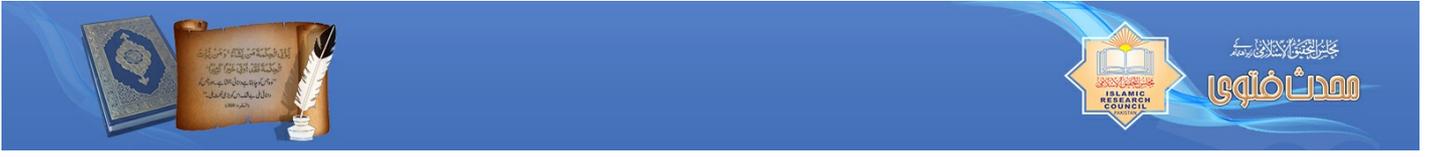
ابو ہزیرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے فوت ہونے کی خبر اس روز سنائی، جس روز وہ فوت ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو لے کر عید گاہ تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی صفیں بنائیں اور چار تکبیریں کہیں۔

[1] - صحیح البخاری رقم الحدیث (268) صحیح مسلم رقم الحدیث (951)

حدا ما عنہ فی اللہ اعلم بالصواب

[مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری](#)

کتاب الجنائز، صفحہ: 325



محدث فتویٰ